

## 205789-اگر رمضان کے شروع ہونے کے متعلق دن کے وقت معلوم ہو ا تو اب ان پر کیا واجب ہے؟

### سوال

سوال: اگر لوگوں کو ماہ رمضان کی ابتداء کا دن کے وقت علم ہو تو کیا باقی دن مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بننے والی اشیاء] سے رک جائیں؟ اور اگر رک جائیں تو کیا ان پر قضا بھی ہوگی؟

### پسندیدہ جواب

اگر لوگوں کو رمضان کے شروع ہونے کا علم دن کے وقت جا کر ہو، تو دن کے باقی حصہ میں مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بننے والی اشیاء] سے رکنا واجب ہے، اسکے درج ذیل دلائل ہیں:

1- فرمان باری تعالیٰ کا ترجمہ: (جو کوئی بھی تم میں سے اس ماہ میں حاضر ہو تو وہ روزہ رکھے) سورہ البقرہ/185

2- بخاری: (1900) اور مسلم: (1080) نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا: (جب بھی تم اسے دیکھو تو روزہ رکھ لو)۔ چنانچہ اس روایت میں روزوں کی فرضیت روایت پر ہے، اور صورت مسئلہ میں چاند یکھا جا چکا ہے، اس لئے روزہ رکھنا واجب ہو گا۔

3- بخاری (2007) میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا سلم قبیلے کے آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں میں نیلامی کر دے: (جس نے کچھ کھا پیا ہے، تو وہ بقیہ دن میں روزہ رکھ لے، اور جس نے کچھ بھی نہیں کھایا تو وہ بھی روزہ رکھ لے، آج کا دن عاشوراء کا دن ہے)"

جبلہ قضا کے واجب ہونے کے متعلق علمائے کرام کی مختلف آراء میں، کچھ اہل علم یہ کہتے ہیں کہ: اس دن کچھ کھانا پینا بھی نہیں ہے، اور قضا بھی لازمی دینی ہے، اور اس کے لئے دلیل جامع ترمذی (730) کی روایت کو بنایا، جو کہ حضرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بس شخص نے غیر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کی اسکا کوئی روزہ نہیں) اس روایت کو ابتدی نے صحیح سنن ترمذی میں صحیح فراز دیا ہے۔

ان علمائے کرام کا کہنا ہے کہ: صورت مسئلہ میں رات کے وقت سے روزے کی نیت نہیں ہوئی، اس لئے یہ روزہ صحیح نہیں ہو گا، اور اس دن مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بننے والی اشیاء] سے اس لئے رکنا ہے تاکہ رمضان کا احترام ہو سکے۔

ابن قادم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ماہ شعبان سمجھتے ہوئے صحیح کے وقت روزہ نہیں رکھا، اور روایت کی بنابر ثابت ہو گیا کہ رمضان شروع ہو گیا ہے، تو اس پر باقی دن مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بننے والی اشیاء] سے رکنا، اور بعد میں قضادینا اکثر فتاویٰ کرام کا موقف ہے "اُنہی

"المعنى" (3/34)

شیخ منصور بھوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر دن کے وقت رمضان کا چاند نظر آنے کی دلیل مل جائے تو روزہ رکھنے کے اہل افراد پر مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بنے والی اشیاء] سے رکنا ضروری ہو جائے گا، اگرچہ دن کی ابتداء میں انکار روزہ نہیں تھا: کیونکہ [اعلیٰ کیوجہ سے] سب لوگ روزہ نہیں رکھ پائے تھے، اس لئے جس قدر وہ عمل کر سکتے ہیں اتنی مقدار میں عمل کرنا ان پر واجب ہو گیا، اسکی دلیل اس حدیث میں ہے (جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو)۔۔۔، اور ان لوگوں پر قضا بھی لازم ہو گئی؛ کیونکہ رمضان شروع ہو چکا تھا، اور انہوں نے اس دن میں صحیح روزہ نہیں رکھا، اس لئے ان پر شرعی نص کی وجہ سے قضا لازم ہو گئی" انتہی

"کشاف القناع" (2/310)

اس مسئلے میں دوسرے قول یہ ہے کہ: [اس دن] مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بنے والی اشیاء] سے رکنا منع ہے، لیکن قضا لازمی نہیں ہو گی، اسی موقف کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنایا ہے۔

اس موقف کی دلیل سلمہ بن اکوع کی یوم عاشوراء کے متعلق گذشتہ روایت میں ملتی ہے، چنانچہ جن لوگوں نے یوم عاشوراء کی ابتداء میں کھاپی لیا تھا ان کے بارے میں یہ ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے اس دن کی قضا دی تھی، حالانکہ ابتداء سے اسلام میں یوم عاشوراء کا روزہ واجب تھا۔

اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ: روزے سے کفایت نہ کرنے کے باوجود مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بنے والی اشیاء] سے وجب اور کن، اور بعد میں اسکی قضا کا حکم دینا، مکلف پر بغیر دلیل کے اضافی بوجھ ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کیتے ہیں:

"اگر دن کے وقت رؤیت ہلal کے متعلق دلائل مل جائیں تو بتیہ دن میں روزہ رکھ لے، اور اس پر قضا بھی لازم نہیں ہو گی، چاہے ابتدائے دن میں کھاپی یا ہو" انتہی

"الشافعی الکبری" (5/376)

اور مرداوی رحمہ اللہ کیتے ہیں:

"شیخ ترقی الدین کا کہنا ہے کہ: [بقیہ دن میں] مفطرات سے رک جائے، اور اس پر قضا نہیں ہو گی، اور اگر رؤیت ہلal کے بارے میں اسے غروب آفتاب کے بعد ہی علم ہو تو بھی اس پر قضا نہیں ہو گی" انتہی

"الإنساف" (3/283)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کیتے ہیں:

مصنف کا قول: "دن کے وقت دلیل ثابت ہو جائے، تو رکنا، اور بعد میں قضا دینا ہر اس شخص پر واجب ہو گا جس پر اس دن روزہ رکھنا فرض ہے"

مصنف کے قول: "دلیل" سے مراد یہ ہے کہ ماہ رمضان شروع ہونے کے بارے میں دلائل مل جائیں، گواہوں کی صورت میں یا ماہ شعبان کے تیس دن مکمل ہونے کی صورت میں۔

مصنف کا قول: "رکنا واجب ہو گا" یعنی روزہ ٹوٹنے کا باعث بنے والی اشیاء سے رکنا واجب ہو گا۔

اسکی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، صحابہ کرام اسی وقت مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بننے والی اشیاء] سے رُک گئے تھے، اور [دوسری دلیل یہ ہے کہ] جب یہ ثابت ہو گی کہ یہ دن رمضان کا دن ہے تو مفطرات [روزہ ٹوٹنے کا باعث بننے والی اشیاء] سے رکنا ضروری ہو گیا۔

مصنف کا قول : "قہادینا" یعنی اس دن کی قہادینا ہو گی جس دن کے درمیان میں رمضان شروع ہونے کے دلائل ملے ہیں، اسکی وجہ یہ ہے کہ : روزہ صحیح ہونے کیلئے شرط ہے کہ روزے کی نیت پورے دن میں ہونی چاہئے، اس لئے نیت فخر سے پہلے ہونی ضروری ہے، بلکہ اس دن نیت درمیان میں شروع ہو رہی ہے، چنانچہ انہوں نے مکمل دن کا روزہ نہیں رکھا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ : (اعمال کا دارود مریتوں پر ہے، اور ہر شخص کیلئے وہی ہو گا جسکی اس نے نیت کی)

جس دن کے دوران [رمضان شروع ہونے کے] دلائل ملے ہوں اس دن کے روزہ کی قہادینا اجوبہ ہے، یہی اکثر علمائے کرام کی رائے ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"روزہ توڑنے والی اشیاء سے رکنا اجوبہ ہے، قہادینا نہیں ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ : دلائل ملنے سے قبل انکا کھانا پینا جائز تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے حلال قرار دیا ہے، اس لئے انہوں نے ماہ رمضان کی حرمت پامال نہیں کی، بلکہ انہیں علم ہی نہیں تھا کہ رمضان شروع ہو چکا ہے، انہوں نے اصل کو بنیاد بنا کیا کہ ابھی شعبان باقی ہے، چنانچہ ان لوگوں کا شمار فرمان باری تعالیٰ کے عموم میں ہو گا :

ترجمہ : (اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں، یا غلطی کر پیٹھیں تو ہمارا موانعہ موت کرنا) البقرہ/286

چنانچہ ان لوگوں کا حال ویسا ہی ہے جیسے اس شخص کا ہوتا ہے جو رات سمجھ کر [سحری کیلئے] کھاتا رہتا ہے، پھر اسے معلوم ہوتا ہے کہ فخر تو طلوع ہو چکی ہے، یا اس شخص کی طرح ہے جو غروب آفتاب سمجھ کر کھایتا ہے، لیکن بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ سورج ابھی غروب نہیں ہوا، اور صحیح خواری میں اسماء بنت ابو بکر صنی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ وہ کہتی ہیں : "ہم نے عمد نبوی میں اب آلو دو دن کو روزہ افطار کر لیا، پھر سورج طلوع ہو گیا" اور ان صحابہ کرام سے یہ متفقہ نہیں ہے کہ انہیں قہاد کا حکم بھی دیا گیا ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ان لوگوں کے فخر سے قبل نیت نہ کرنے کا جواب یوں دیا ہے کہ : نیت اصل میں علم کے تابع ہوتی ہے، لیکن انہیں تو ماہ رمضان کی ابتداء کا علم ہی نہیں ہوا، اور جس چیز کا انہیں علم ہی نہیں ہے وہ انکی طاقت سے بھی باہر ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، چنانچہ اگر یہی لوگ ماہ رمضان شروع ہونے کے بارے میں سن کر فوراً نیت نہ کریں، اور روزے کی نیت میں تانیر کر دیں تو انکا روزہ درست نہیں ہو گا۔

[شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں : شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جواب، اور توجیہ بہت قوی ہے، لیکن انکے موقف پر دل مطمئن نہیں ہوتا، اور ایسے لوگوں کو اس شخص پر قیاس کرنا جو یہ سمجھ رہا تھا کہ رات باقی ہے، یا سورج غروب ہو چکا ہے، اس پر مزید بحث کی جاسکتی ہے، کیونکہ اس شخص کی روزے کی نیت تھی، لیکن اس نے اس لئے کھایا کہ رات ابھی باقی ہے، یا رات شروع ہو چکی ہے "انتی

"الشرح المتع" (332-6/333)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ : جس شخص کو رمضان شروع ہونے کی اطلاع مل جائے، چاہے دن کے وقت ہی ملے اس پر روزہ توڑنے والی اشیاء سے پنا ضروری ہے، لیکن اس دن کی قہاد کے بارے میں علمائے کرام رحمہم اللہ کا اختلاف ہے۔

موجودہ زمانے میں اس قسم کے مسائل ہو سکتا ہے کہ بہت ہی کم ہوں کیونکہ رابطے کیلئے وسائل بہت ہی ترقی کر چکے ہیں۔

والله اعلم.